

BS647 .L933  
A wonderful prophecy ...

Princeton Theological Seminary-Speer Library

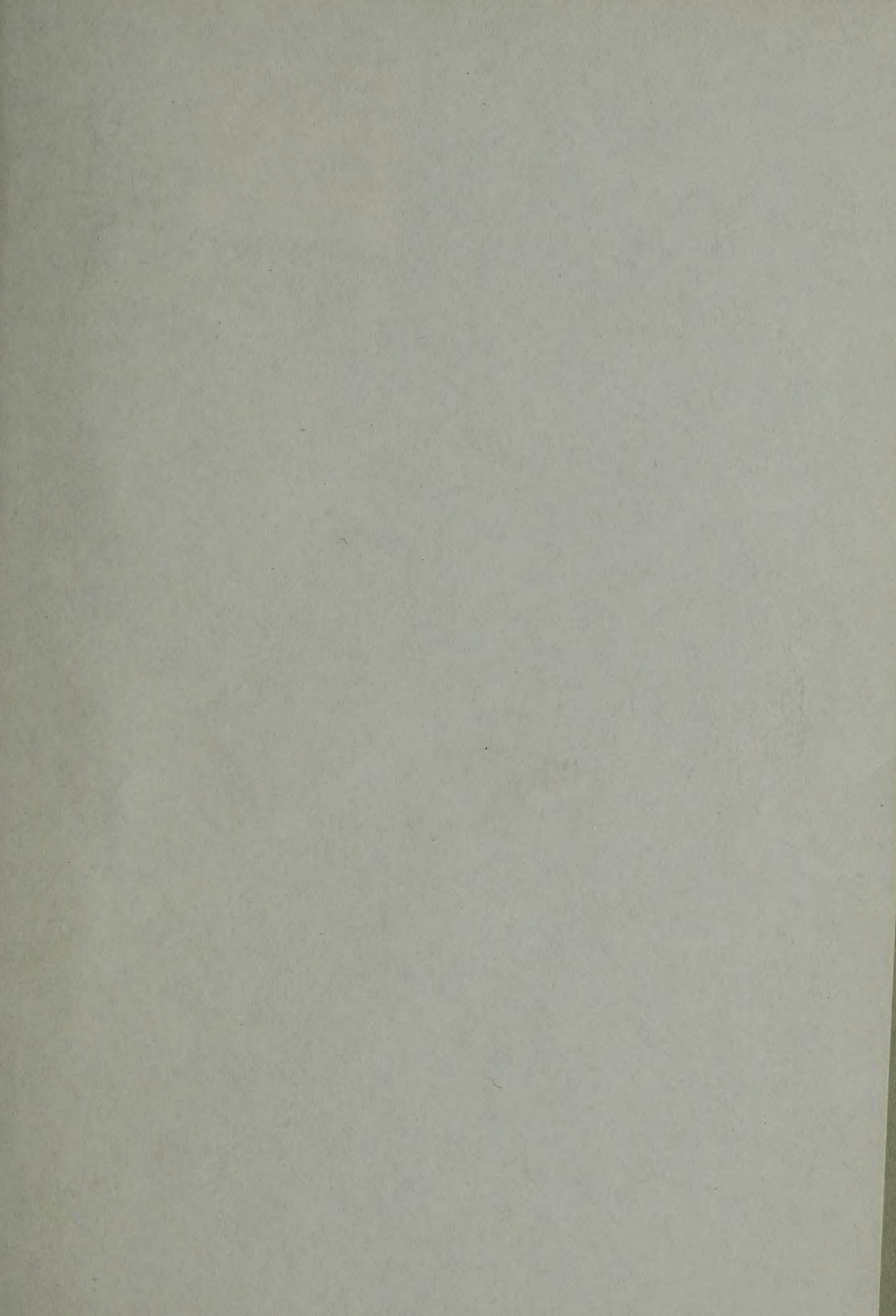


1 1012 00300 1148

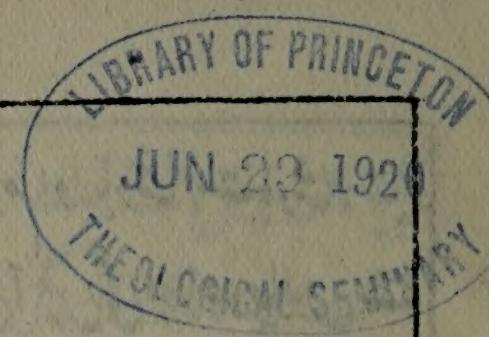
PHOTOMOUNT  
PAMPHLET BINDER

~  
Manufactured by  
GAYLORD BROS. Inc  
Syracuse, N.Y.  
Stockton, Calif.





BS647  
L933



# The Wonderful Prophecy.

[J. J. Lucas]

## اک عجیب پیشینگوئی

یہ عجیب پیشینگوئی کیا ہے؟ یہ کہ خداوند یسوع کی اخیل کا اشتہار سب تو میں میں اور دنیا کی انتہا تک کیا جائیگا تب اس دنیا اور اس زمانے کی آخرت ہوگی۔ خداوند یسوع نے یہ پیشینگوئی اپنی صلیبی موت کے چند دن پیشتر اپنے شاگردوں کے ردبروکی۔ انہوں نے ایک سوال کیا تھا اور اس کا جواب یہ پیشینگوئی تھی۔ ان کا سوال یہ تھا۔ ”ہمیں بتلا کر ہاتھ کب ہونگی؟ اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟“ متی ۲۴:۳۔ اس نے جواب میں ان بالتوں کا ذکر کیا جو اسکے آنے سے پیشتر وقوع میں آئیں گی۔ یہ دستلم کی ہیکل بالکل سماں اور بہباد کر دی جائیں گی۔ یہاں کسی پتھر پر سچھر باقی نہ رہیگا جو گرا یا نہ جائیگا۔ جھوٹے مسیح اور جھوٹے بنی اٹھا کھڑے ہوں گے جو بہتیر دل کو گراہ کریں گے لڑائیوں اور

لڑائیوں کی افواہیں سُستنے میں آئنگی۔ قوم پر قوم اور بادشاہت باوشاہت پر  
چڑھائی کریں گی جکہ کال پڑنے کے اور وبا نیں آئیں گی اور بھوچالوں سے  
زمین بلانی جائیں گی۔ بیدینی بڑھ جائیں گی اور اسکے شاگردوں میں سے  
بہتوں کی محبت لکھنڈی پڑ جائیں گی۔ اُس نے انھیں جتنا یا کہ دھوکا  
نہ کھائیں اور یہ سمجھنے بیٹھیں کہ گویا ایسے واقعات اسکے آنے اور دنیا کی  
آخرت کے نشانات ہیں۔ تب وہ انھیں وہ نشان بتلاتا ہے جس سے  
وہ جان سکیں کہ اب آخرت قریب ہے وہ نشان کون سا ہے؟ اُس کی  
انجیل کی خوشخبری کی منادی کا تمام دنیا میں ہوتا۔ اس پیشینگوئی کے  
الفاظیوں مرقوم ہیں ”بادشاہت کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا  
میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو اور اُس وقت خاتمه ہوگا۔“  
متی ۲۳:۱۴-۱۵ میں انجیل کی منادی کیجا میں

مرقس ۱۰:۱۳۔

خداوندیسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے جُدا ہونے اور آسمان  
پر چڑھو جانے کے پیشتر فرمایا۔ یہ وسلمتے شروع کر کے ساری قوموں  
میں لوٹہ اور گناہوں کی معافی کی منادی میرے نام سے کی جائے گی۔“  
لو قاسم ۲:۷۔ ”تم یہ وسلم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمیں کی  
انتہا تک میرے گواہ ہو گے۔ یہ کہکر وہ اُنکے دیکھتے دیکھتے اور پرانھالیا

گیا۔ اور بدالی نے اُسے اُنکی نظروں سے چھپا لیا۔ اور اُسکے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے تو دیکھو دو مرد سفید پوشائک پہنے ہوئے اُنکے پاس آکھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے گلیلی مرد دتم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے اُسی طرح پھر آئیگا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔" اعمال ۱: ۹-۱۱۔

یہ پیشیدنگوئی یہ دعویٰ نہیں کرتی کہ سب کے سب آدمی انجیل پر ایمان لاٹنگے اور مسیح کے دو بارہ آئے سے پیشتر اُسکے شاگرد بن جائیں گے لیکن یہ کہ "تمام قوموں میں اسکا اشتہار ہوگا" اور یہ کہ اُسکے شاگرد اُسکی گواہی دینگے اور وہ دنیا کی انتہا تک اسکا اشتہار پھیلاتے پھر گئے چاہے لوگ اُنکی سنیں اور چاہے اُنھیں رد کریں۔

ذرا ایک لمحہ بھر کے لئے سوچئے کہ یہ نبووت الیسی گول مال عبارت میں نہیں کی گئی کہ اسکے کئی ایک معنی نکالے جاسکیں پر اس طرح صاف طور پر کی گئی کہ شاگردوں نے اُسے سمجھا اور اُس پر عمل کیا۔ خیال کیجئے کہ جب ۱۹۰۰ءیں ہوئے یہ نبووت کی گئی تو اسکا پورا ہونا کیسا غیر ممکن سا لظر آتا تھا۔ کیوں؟ اسکے تین سبب تھے ایک تو یہ کہ مسیح کے شاگرد گلیل کے رہنے والے یہودی تھے جو اپنے بہت تعلیم یافتہ نہیں تھے

اور اُنکی ردھانی سمجھو اُس وقت دور تک کام نہ کرتی تھی اور دوسرا  
 قوموں سے راہ درا بسطہ رکھنے کی لشکر وہ سخت لقصب سے بھرے  
 ہوئے تھے اور دوسرا یہ کہ زمین کی حد تک خداوند یسوع کی انجلی  
 پہنچائے کے لئے شہید اہ طبیعت اور روح کی ضرورت تھی ایسی  
 روح جو مردوں اور عورتوں کو خشنگی اور تزمیں کے خطروں کا سامنا  
 کرنے کو لئے پھرتی ہے اس مقصد سے نہیں کہ وہ اپنے ملک کے  
 مقبوضات کو برداشتیں یا ایسے حب الوطن ہوں کہ دور دور کی قوموں  
 کے لوگوں کو فتح کر کے اپنے حکومت کریں پر صرف اس غرض سے کہ دور  
 دور تک انجلیں پہنچائیں۔ اور تیسرا یہ کہ اس پیروت کے پورا ہونے  
 کے لئے ضرور تھا کہ زبان و ادب کی اعلیٰ بخشش اُنکے پاس ہوتا کہ وہ  
 دوسرا قوموں کی زبانوں پر اس طرح حادثی ہوں کہ اُنکے لئے انجلیں  
 کا ترجمہ کر سکیں باوجود ان مشکلوں کے یہ کام جو غیر ممکن سامعلوم  
 ہوتا تھا فوراً ہی شروع کر دیا گیا۔ اُن پہلے شاگردوں کے تعجب  
 اُن سے جاتے رہے اور انہیں ایک ایسی روایا بخشی گئی جو دنیا کے  
 کناروں تک دیکھ سکتی تھی۔ خداوند سچ پر وہ ایسے فراغتہ تھے کہ  
 شہید اہ طبیعت اُن میں آگئی اور وہ ایسے مجبور ہو گئے کہ انجلیں کو  
 زمین کی سرحدوں تک لے جانے میں اکھوں نے اپنی جانوں کو

بھی عزیز نہ سمجھا۔ اور وہ شاگرد جنھیں زبانِ دانی کی خشمیں ملی تھیں  
اُنکو اُنھوں نے خداوند کی خدمت میں اس لیے مخصوص کر دیا کہ  
و دسری قوموں کی زبانوں میں انجیل کا ترجمہ کریں چنانچہ اب یہ حال  
ہے کہ انجیل پاپ خصوصیتیں<sup>۳</sup> زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے۔

ہندوستان بھر میں ہزاروں مشتریوں اور متادوں کا خیال  
کیجئے اور اُنکے ساتھ سیکڑوں مسیحی کلیساوں کا چکے شرکیں سال سال  
ہزاروں کے شمار میں بڑھتے جاتے ہیں ہزاروں مشن اسکو لوں کا  
خیال کیجئے جن میں ہزاروں ہزار طالب العلموں کو انجیل سکھائی  
جانی ہے اُن ہزاروں زنانہ گھروں پر سوچئے جن میں مسیحی عورتیں زنانوں  
اور بچوں کو انجیل پڑھائی اور سکھائی ہیں اور پھر دیکھئے کہ سیکڑوں مشن  
ہسپتال اور شقاٹانے میں جن میں ہزادت کے ہزاروں ہزار غیرمیں  
اور بخاروں کی خدمت کی جاتی ہے اور یہ کیوں صرف اُس محنت کے  
سبب جو ایسوں کے دلوں میں مسیح کے نام ہے ما سوا اسکے لاکھوں  
لاکھ انجیل کے ہتھے اور پرپچے اور رسائلے ہندوستان کی مختلف  
زبانوں میں دور تک تقیم کئے جاتے ہیں۔ پچھلے سال یعنی ۱۹۰۴ء  
میں دس لاکھ انجیل کے ہتھے دور و مزدیک پھیلائے گئے۔ یہ سب  
باتیں ملکہ گواہی دے رہی ہیں کہ ہندوستان میں مسیح کی ثبوتوں پوری

ہو رہی ہے۔

جو کچھ ہندوستان بھر میں انجیل کے پھیلائے جانے کی بابت کہا گیا وہی چین کے بارے میں بھی کہا جاسکتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ چین ملک میں ہزاروں چینی گواہوں کے علاوہ انگلستان اور یورپ اور امریکہ سے اتنے مشہری موجود ہیں جتنے ہندوستان میں بھی نہیں۔ بیشتر ہر سو ہوئے بکسر کے مفسدے میں خداوند یسوع کے ۲۰۰۰ شاگردوں نے ہن میں چینی مسیحی اور امریکہ اور یورپ کے مشہری تھے جان دید یعنی تک اپنے ایمان کا اقرار کیا۔ میں ملک پر ملک گناہ کتا ہوں اور دکھا سکتا ہوں کہ جاپان۔ کوریا۔ فارموسا۔ سیام۔ افریقہ۔ عرب۔ فارس اور تمام تر کی سلطنت اور نیز یورپ اور امریکہ کی ریاستوں۔ سمندر کے بڑے بڑے ٹالپوؤں میں انجیل لکھے ہوئے صفحوں کے ذریعہ اور گواہوں کی معرفت سے ان ملکوں کی زبانوں میں سنائی جا رہی ہے۔

بریش اور فارن بائل سو سائیٹ کی مچھلی رپورٹ (۱۹۱۴ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ چار برسوں میں سو سائیٹ نے چار کڑوں جلدیں بھم پہونچائیں اور ہر ایک جلد میں یا تو یورانیا عہد نامہ یا پوری بائل یا چاروں انجیلوں میں سے ایک مکمل پائی جاتی ہیں۔ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء

تک یعنے چار برس کے اندر اس باشبل سوسائٹی نے ۵۳ نئی زبانوں  
 میں انجیل کا ترجمہ کرایا۔ صرف اس ایک باشبل سوسائٹی نے گذشتہ  
 سال مسیحی صحیفوں کے ترجمہ کرنے اور چھانپنے اور پھیلانے میں آیا۔<sup>۱۰</sup>  
 لاکھ روپیے خرچ یکٹے۔ دوسری باشبل سوسائٹیوں نے بھی اس مقصد  
 کے لئے لاکھوں روپیے خرچ کئے۔ امریکہ کی باشبل سوسائٹی بھی ہر سال  
 اسی مقصد کے لئے لاکھوں روپیے صرف کرتی ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے  
 کہ یہ بڑی بڑی رقمیں وہ نذر اనے ہیں جو خداوندیسوع کے پیروؤں  
 نے اُسکی انجیل کو لکھے ہوئے صحنوں کے ذریعہ پھیلانے جانے کے لئے  
 اپنی خوشی سے دیئے ہیں۔ کوئی سرکار اس میں کسی قسم کی مالی مدد نہیں تیار  
 اگر کوئی یہ کہے کہ انجیل ابھی تک افغانستان اور تبت میں  
 نہیں سنائی گئی تو ہم جواب میں پہلی بات تو یہ کہتے ہیں کہ اس ملکوں  
 کی زبانوں میں انجیل کا ترجمہ ہو چکا ہے اور یہ کتابیں اُن لوگوں کے  
 درمیان تقسیم ہو چکی ہیں پھر دوسری بات یہ کہ افغانیوں اور تبتیوں میں  
 سے کئی مسیح کے شاگرد ہو چکے ہیں اور وہ اپنے مگک کے لوگوں کے  
 سامنے اُسکے نام کی گواہی دے رہے ہیں۔ مثلاً پشاور اور لیہ اور  
 کئی جگہوں میں وہ انجیل سنار ہے ہیں اور ماسوان بالتوں کے ہم  
 جواب میں ایک اور بات کہتے ہیں اور وہ یہ کہ بہت سے مشنری ان

ملکوں کی سرحدوں پر رہتے ہیں اور آنے چانے والوں کو انہیں کا  
پیغام سناتے ہیں اور مسافر اور سوداگر جواندرا باہر آتے جاتے ہیں  
اس انہیں کو دور و نزدیک شہروں اور گاؤں میں جا پہنچاتے ہیں۔  
ان بالتوں کو مُنظَرِ رکھتے ہوئے حالانکہ ہم یہ خوبی کہہ سکیں کہ یہہ  
بیووٹ ان ملکوں میں پوری ہو چکی ہے تو بھی ہم ہو گہہ سکتے ہیں کہ  
یہ پوری لاوسی سہی۔ بیووٹ سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس قدر ہر قوم  
میں گواہی دی جائیگی۔

اپنے سب بالتوں کو اپنے سامنے رکھ کر ہم کون سے تجویں  
کے شکلنے کا حق رکھتے ہیں۔

اول تو یہ کہ اس بیووٹ کے شمول میں جو اور بیووٹیں ہمارے خداوند  
نے کیں وہ بھی اپنے وقت پر پوری ہو جادیں گی۔ مثلاً جب وہ آخری دفعہ  
عیکل سے باہر آیا تو اس نے پیشخیری دی کہ عیکل اس طور پر سارے چھوٹے  
کشمکش پیش کر چکو گی۔ اور یہ خدا کا لکھ ریوان و سفیان پڑا رہیگا جبکہ چھوڑ  
والپس نہ آئے اور یہودی اُسے سپاک کہیں تھی ۳۴:۲۷-۲۸ و ۳۵:۲۷-۲۸ و  
۳۶:۲۷-۲۸ و مقدس ۱۲:۱-۵ اول و ۱۳:۲-۵۔ بیووٹ ہمیں آج پوری  
ہوتی نظر آتی ہے شکنہ میں یہ سالم کے معاشرہ میں عیکل کو وہ می فوج نے باہر بیووٹ کے

کشمکش اہلی طیبین نے اُسکو سارے کرنے سے بچ کیا تھا بیلکو کو دیا شکنہ پیش کیا تھا

نے ہیکل کی جگہ پہل پھر وادیا۔ کئی صدیوں کے گذر جانے کے بعد مسلمانوں نے کھنڈرات میں سے اسکے بڑے پڑے پتھروں کو جمع کر کے عمر کی مسجد کی دیواریں بنائیں۔ یہ مسجد آج ہیکل کی جگہ پر کھڑی ہے۔ یہ پتھر آج وہ خاموش گواہ ہیں جو اپنی نسبت اس نبوت کے پورا ہونے کی شہادت دے رہے ہیں۔ اور اگر انکی گواہی کافی نہ ہو تو سال کے کسی جمعہ کے دن یہودی مسافروں کو اُس جگہ روتے سنو جو یہودیوں کے ماتم کرنے کی جگہ کھلانی ہے کئی سال گذرے میں نے خود انہیں ایسا کرتے سننا۔ وہ عمر کی مسجد کے عین باہر یہ یاد کر کے کہ یہی پتھر ایک دفعہ ان کی ہیکل کی دیواروں میں موجود تھے اگر یہ وزاری کرتے ہیں۔ اور ایسا کرنے سے وہ خداوند یسوع کی ثبوت کی باتوں کے پورا ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ خود ہر قوم میں موجود ہونے کے سبب اُس کی اس نبوت کے پورا ہونے کے شاہد ہیں کہ وہ ہی حیثیت قوم کے کبھی برپا نہ ہونگے جب تک اُسکی وہ نبوتیں پوری نہ ہوں یہ اُس نے یہ وسلم کی تربادی اور ہیکل کے سارے کئے جانے اور تمام قوموں میں انجیل کے سُنائے چانے اور اپنے پتھر دوبارہ آنے تک دُنیا کی حالت کے بارے میں لکھیں۔ یہ نبوت اب پوری نور ہی ہے۔ یہودی وہ لوگ ہیں جن کا

اپنا ملک کوئی نہیں۔ وہ صدیوں سے دنیا کی قوموں کے درمیان آوارہ ہیں اور تو بھی کوئی قوم انھیں مغل نہیں سکی جیسا کہ دوسری قوموں کا حال ہوا ہے جو کسی اجنبی ملک میں چاگئی ہو اور صدیوں سے دہاں رہنے لگی ہو۔ وہ بہ حیثیت ایک علیحدہ قوم کے صرف کسی ایک ملک میں موجود نہیں ہیں بلکہ وہ قریباً ہر قوم میں پائے جاتے ہیں اور اس سبب سے انھیں تواریخی معجزہ کہنا روا ہے۔

گیارہویں سے چودھویں صدی تک وہ بار بار تلوار کا القہہ بنتے اور سخت ایڈار سانی میں پڑے۔ سب سے سیاہ دھنپہ جوان گذشتہ ۱۸۰۰ پرسوں کی تواریخ میں نظر آتا ہے وہ یہی ہے کہ کبیں کس طرح کوشش کیا کئی کہ یہودی نسل کا نام و نشان مٹا دیا جائے پر کچھ بھی نہ بنا۔ دُنیا بھر کی تواریخ میں ایسی نظیر ڈھونڈھنے نہیں ملتی تو ہمیں بتلایا جائے کہ اسکا کیا سبب ہے کہ دُنیا بھر کی بڑی بڑی قومیں نہ تو اس قوم کو بگل ہی سکی ہیں اور نہ ہی ان کا نام و نشان صفوہتی سے مٹا سکی ہیں اور اب حال یہ ہے کہ صدیوں کی ایڈار سانی کے بعد وہ زندہ موجود ہیں اور انکی شخصیت اور قومیت جماں سے مٹنے نہیں پائی اور کچھ طرف یہ کہ نہ تو انکی کوئی ہسکل ہی ہے اور نہ کہاں ت اور نہ اپنا کوئی وطن اسکا سبب کیا ہے؟ ہمارا جواب یہ ہے کہ خداوند یسوع کی یہ اپنی پیش خبری تھی

کہ جب تک وہ پھر نہ آئے اور وہ اُسے مبارک نہ کہیں وہ پہ حیثیت  
 قوم کے کبھی جاتے نہ رہیں گے۔ سو شہنشاہ کا یہ حکم دینا کہ ہیکل پر باز  
 نہ کی جائے لا حاصل تھا اور اسکے ساتھ اُن ایڈار ساینوں کا بھی کوئی  
 نتیجہ نہ تکلا جو بڑی بڑی قوموں نے برپا کیں تاکہ اُنھیں صفحہ ہستی سے  
 نیست ونا بود کر دیں۔ خداوند کے اپنے کلام نے اُنکی اس طرح  
 حفاظت کی ہے جس طرح وہ جلتی ہوئی جھاڑی ہے موسیٰ نبی نے  
 دیکھا ”اُمر نے بیگاہ کی توکیا دیکھتا ہے کہ ایک بوٹا آگ  
 میں روشن ہے اور وہ جل نہیں جاتا۔“ خروج ۳:۲ -  
 یہودی حاکم اور کا ہن اور عام لوگ نہیں چاہتے تھے کہ سیخ اُنکا  
 بادشاہ ہو۔ جب رومی حاکم پلاطس نے یہودیوں سے کہا۔ ”دیکھو  
 اپنا بادشاہ“ تو وہ چلا اٹھے۔ اُسے لیجا اُسے لیجا اور اُسے صلیب  
 دے۔ ”پلاطس نے اُن سے کہا۔ کیا میں تمہارے بادشاہ کو صلیب  
 دوں؟“ سردار کا ہنون نے جواب میں کہا۔ قیصر کے سوا ہمارا کوئی  
 بادشاہ نہیں۔ یوحننا ۱۹:۱۵ + اور اب تک سو اے اُن قوموں کے  
 بادشاہوں اور شہنشاہوں اور قیصروں کے جنکے درمیان وہ پرالغہ ہیں  
 یہودیوں کا کوئی اپنا بادشاہ نہیں۔  
 آج اُنکا وہی حال ہے جو مددیوں پیشتر تھا۔ وہ لوگ جو بے وطن

ہیں" دنیا بھر میں اُن کی آبادی آج ایک کڑو ڈیندرہ لاکھ ہے اور اُن میں سے صرف اٹھتھرہزار ہیں جو اپنے ملک میں رہتے ہیں اور وہاں بھی اجنبیوں کی طرح ۔

عمر کی مسجد کی دیواروں میں جب ہم یہودی ہیکل کے بڑے بڑے پتھروں کو دیکھتے ہیں اور جب یہودی مسافروں کو انھیں پھوٹتے اور زدتے دیکھتے ہیں جب ہم مختلف قوموں کے درمیان یہودی ہراغوں کے ناموں کو یاد کرتے ہیں جو اپنی مرضی سے دنیا میں سونا چاندی تقسیم کرتے اور بڑی بڑی قوموں کے روپیے پیسے پر اختیار رکھتے ۔ اور پھر ایسے ایسے کئی خاندانوں کا خیال کیجئے جو صدیوں سے بادشا ہوں اور شہنشاہوں کو لاکھوں لاکھ سو نے اور چاندی کے سکے دیتے کو تیار رہے ہیں تاکہ دہیر و سلم اور ہیکل کی وجہ آنھیں پھردا پس دلادیں مگر موجودہ حالت کے دیکھنے سے اُن کی پیواہش ناقص معلوم ہوتی ہے ۔

سو اس جلتی جھاڑی یعنی یہودی قوم کو دیکھ کر جو آگ سے جل تو رہی ہے مگر بجسم نہیں ہوتی اور اس طرح مسیح کی پیشینیگوئیوں کو جو اس نے اس کے متعلق کیں ثابت کر رہی ہے تو کیا ہم اس نبودت کو بھی شامل نہ کریں جو اس نے دنیا بھر میں انحصار پھیلانے

کی بابت کی اور اس طرح دونوں کو ساتھ ساتھ رکھ کر دوسرا پیشینگ کوئی  
کے بارے میں بھی نہ کہیں کہ وہ پہلی کی ماٹنڈ پوری ہو رہی ہے تھیں  
چاہئے کہ پورے بھروسہ کے ساتھ یقین کریں کہ اپنے وقت پر خداوند  
یسوع کی ساری باتیں پورے اور عجیب طور پر انجام پائیں گی۔

ڈیر ڈھسو برس گزرے لوگ کہتے تھے ہندوستان چین جاپان  
کو ریا۔ سیام۔ افریقہ اور دوسرے ملکوں کو تو دیکھو۔ انجیل ابھی تک  
اُن کی زبانوں میں ترجمہ تک تو ہوئی نہیں اور لاکھوں لاکھ لوگ  
ان ملکوں میں پائے جاتے ہیں جنہوں نے مسیح کا نام تک نہیں سنا  
تس پر بھی ہم سے کہا جاتا ہے کہ مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا اُسکی  
انجیل کا اشتہار دنیا کی انتہا تک کی قوموں میں کیا چاٹیگا ہمیں تو  
اس پیشینگ کوئی کے پورا ہونے کے کچھ بھی نشان نظر نہیں آتے اور  
اس صورت میں ہم سے کس طرح ہو سکتا ہے کہ انجیل کا یقین کریں  
جبکہ ہم صریحاً دیکھتے ہیں کہ اس میں ایسی پیشینگ کوئی ایسا جاتی ہیں  
جو مخفی یا قیمتی معلوم دیتی ہیں؟ لیکن ایسا کہنے والوں کا  
منہ آج یندہ ہے۔ وہی یا قیمتی معلوم پیشتر انہوں سی معلوم  
دینی تھیں اب فالی یا قیمتی ہی یا قیمتی رہیں یہ کوئی چالاکی یا مہنگی مہہ  
کہا نیاں نہیں جو ۱۹۰۰ برس ہوئے ایجاد کی گئیں ان تکھلے دنوں

میں ان کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ہمیں حوصلہ ہوتا ہے کہ خداوند یوحنا  
نے جو کچھ کہا وہ حضرت پورا ہوگا۔ اور ہم اچھا کرتے ہیں جو یہ سمجھ کر ان پر غور  
کرتے ہیں کہ وہ ایک چراغ کی مانند ہیں جو اندر میری جگہ میں روشنی  
بخشتا ہے جب تک کہ اسکے آنے کے دن کی پونہ پھٹے۔ ۲ پطرس

۲۰۴

اس پیشینگنوئی کو پورا ہوتے دیکھ کر ایک اور بات نتیجے کے طور پر  
ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ ایسی پیشینگنوئی کے پورا ہونے کے لئے  
حضرت تھا کہ پیشینگنوئی کرنے والے کے پاس الہی قدرت ہو۔ ایک ایسی  
قدرت جو اس قدرت سے کہیں بڑھ کر ہجواد شاہ او شہنشاہ عمل میں لاتے ہیں۔  
وہ کوئی قدرت ہے جو ہزاروں مردوں اور عورتوں کو مجبور کر دیتی  
ہے کہ اپنا لھر اور وطن چھوڑ کر دور دراز ملکوں میں اجنبی زبان بولنے والوں  
اور اجنبی دستوروں کے مانے والوں کے درمیان جا کر انجلی مسلمائیں  
اور اکثر ایسے لوگوں کے درمیان جوان پڑھ اور جنگلیوں کی مانند  
ہوتے ہیں مثلاً ایسا ہی حال انگلستان کے لوگوں کا تھا پشتر اس  
سے کہ مشتری اُنکے درمیان انجلی کو لیکر آئے۔ وہ کوئی قوت ہے  
جو ہمذب اور تعلیم یافتہ مردوں اور عورتوں کی ایسی رہنمائی کرتی  
ہے کہ وہ اس قسم کے ملکوں میں جا کر زندگی بسر کریں تاکہ لوگ

خداوند یسوع کے شاگرد ہو جائیں وہ ان ہی جگہوں میں جا کر پچھوٹ کے لئے مدرسے اور بیماروں کے لئے ہسپتال یتیموں کے لئے گھر اور اندھوں اور کوڑھیوں کے لئے پناہ گاہیں بنانے ہیں۔ خداوند یسوع کے یعنی مشتری بشر کو کوئی بات ان ملکوں میں لیجاتی ہے تاکہ وہ وہاں زندگی کے آخر تک رہے ہے وہ بھی اپنے وطن کے مدرسے یا کالج کے ہم جماعتوں یا اپنے خاندان کے کسی شریک یا بھائی کی مانند ایسا کر سکتا تھا کہ ایک ملکی حاکم یا وکیل یا سوداگر بن کر جاتا اور وہاں پر منصحت یا مجرم ہیٹ کے عہدے کو پہنچتا یا کسی سرکاری محاکمہ کا افسر بن جاتا مثلًاً تعلیمی یا طبی محاکمہ کا بلکہ یہاں تک کہ کسی ملک کے حصے کا حاکم بن جاتا۔ اُس نے کیوں اپنے ہی ملک میں رہ کر عزت اور دولت کے مریتوں کو حاصل کرنے کی امید کو بالائے طاق رکھ دیا اور اُس نے کیوں یہ نہ کیا کہ دوسرے ملکوں میں جا کر ان عہدوں کو حاصل کرے جنکو اُسکے ہم جماعتی پہنچے اور جنکی بابت اُسکے جان پہچان اور اُستاد پیشتر سے کہہ سکتے تھے کہ وہ اگر چاہے تو اُنھیں صدر حاصل کر لیگا۔

اس سوال کا جواب اُسی سے خود پوچھئے اُس کا جواب اُس سب سے بڑے مشتری کا سا جواب ہو گا جس نے سب سے پہلے

پورپ میں انجیل کی منادی کی اور جس نے ایسا کرنے کے سبب کوڑے کھائے۔ اور قید میں ڈال دیا گیا۔ ”جو باتیں ہیرے لفع کی تھیں اُنھیں کوئی میں نے مسیح کی خاطر نقصان سمجھا۔“ کیونکہ مسیح کی محبت ہم کو مجبور کر دیتی ہے اس لئے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب ایک سب کے واسطے موافق سب مر گئے اور وہ اس لئے سب کے واسطے موآکہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لئے نہ چیزیں بلکہ اُسکے لئے جوان کے واسطے موآ اور پھر جی اُنھا فلپیون ۳:۷ و ۲ گرتھیوں ۵:۱۲ و ۱۵۔

یہ خداوند یسوع کی محبت ہی تھی جس نے ان مردوں اور عورتوں کو مجبور کر دیا وہ محبت ہے اُسے صلیب کی موت تک پہنچایا تاکہ وہ ان کے اور سب کے لئے مرے۔ اُس نے خود انھیں حکم دیا اور وہ جانے کو مستعد ہو گئے اور اس کے مشتری یعنی بشر کہلا تبا انہوں نے ایک بڑے فخر کی پات سمجھی اور اسکو اپنی عزت قرار دیا۔ اس حقیقت کا کوئی منکر نہیں ہو سکتا کہ بہت سے جوان جن میں سے کئی ایسے تھے جن کو اپنی قدر تیخنششوں اور تعلیم کے سبب اور نیز اپنی دیانت داری کی وجہ سے اپنے علک میں بڑے بڑے عہدے حاصل ہو سکتے تھے لیکن انہوں نے

اپنے ان سب جو صلوبوں کو ترک کر دیا اور افریقہ - عرب - چین -  
جاپان - کوریا - سیام - ہندوستان - فارس اور ترکی سلطنت  
اور سلطنت روس کے دور و راز جزیرہ دل میں خداوند مسیح کے پیشہ کر  
چکے گئے اور اپنے خداوند کی طرح اکثر وہیں کے لوگوں سے روکے  
گئے اور انہر طرح طرح کی تختیں لگاتی گئیں۔

میں یہ باتیں اسلئے نہیں لکھتا کہ مشریوں کی تعریف کروں -  
اگر انہیں دُنیا کی تحسین و آفریں کی خواہش بھوتی تو وہ ہرگز مشری  
تھیں۔ میں یہ باتیں اسلئے لکھتا ہوں کہ دکھادوں کہ خداوند مسیح  
کے پاس یہ قدرت ہے کہ اپنی کہی ہوئی باتوں کو پورا کر دکھائے اور  
میں ساختہ ہی یہ بھی دکھلاتا چاہتا ہوں کہ اسکی ہے پیشیدنگوئی کے  
تمام قویں میں اسکی انجیل پھیلانے جائیگی ہرگز پوری نہ ہوئی تھی  
اس پیشیدنگوئی کے کرنے کے ساتھ اسیں الہی قدرت بھی نہ ہوتی جو  
دنیا کی سب قدر نوں سے بڑی قدرت ہے۔ یہ اس بڑے آدمی  
کی سی قوت نہیں ہے جس کا آڑھر اپنے ہی لوگوں میں اور  
ایک خاص ذات کے بیٹھے ہوتا ہے اور جو اسکے ساتھ ہی جاتا رہتا ہے  
پر یہ وہ قدرت ہے جو صدیوں سے کئی قوموں کے لوگوں کے  
درمیان کام کر رہی ہے اور جیوں بیوں صدیاں گزرتی

جاتی ہیں تیوں تیوں قدرت زیادہ اور زیادہ کام کرتی جاتی ہے اور اسی قدرت سے خداوند یسوع آج اپنا کام کر رہا ہے۔ ان ساری یاتوں کا حاصل کلام یہ نکلا کہ اس سرگرمی سے انجلیل کا سنا یا جانا ان کمی ایک دلیلوں میں سے ایک ہے جو ثابت کرتی ہیں کہ خداوند یسوع وہ الہی قدرت رکھتا ہے جو ہے تو نادیدنی پر ملاروک ٹوک وہ آدمیوں کے دلوں اور زندگیوں میں کام کرتی ہے اور جب لوگ اُسکا حکم سُنتے ہیں تو ایسے مجبور ہو جاتے ہیں کہ اپنی سب کے پیاری چیزوں مثلاً اپنا گھر اپنا خاندان اپنا وطن اور طبعی حوصلے۔ ان سب کو جھوڑ دیتے ہیں۔

دنیا بھر میں انجلیل کی منادی ہوتے ہوئے دیکھ کر ہم ایک اور تیجہ نکالتے ہیں اور وہ یہ کہ ممکن ہے کہ خداوند یسوع کا آنا قریب ہو۔ اُسکے شاگردوں نے اُس سے پوچھا کہ یہ باتیں کب ہونگی اور اُسکے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا کیا نشان ہوگا۔ اُس نے ان کے سوال کو ایسا دیسا نہیں سمجھا پر اُسکا جواب دیا اور کہا خبردار ظاہر نشانیوں کے سبب گمراہ مت ہو جانا مثلاً تم بڑی بڑی لڑائیوں اور کال اور وباوں اور بھوجالوں کی خبریں سُنتے رہو گے اور آخر تک ایسی مصیبتیں آتی رہنگی پر اُسکے آنے کے نشان نہیں ہیں۔

اُسکے آنے کا نشان یہی ہے کہ ہر قوم میں اُسکی انجلیں کی منادی ہوگی اُس نے اپنے شاگردوں کو گھڑی گھڑی جتایا کہ اُس کا آنا اچانک ہو گا۔ جس طرح بھلی پورب سے کونڈ کرچھ تک دکھائی دیتی ہے اُسی طرح اُسکا آنا ہو گا۔ بہت سے ہونگے جو اُس کے آنے کے لئے تیار ہوں گے۔ اور انکا عالدیسا ہی ہو گا جیسا نوح بنی کے وقت میں تھا حالانکہ وہ کہتا جاتا تھا کہ ایک بڑا طوفان آنے والا ہے پر تو بھی لوگ اُسکی باتوں کو ایسا ویسا سمجھتے اور کچھ پرواہ نہ کرتے تھے حتیٰ کہ طوفان آیا اور ان سب کو بھا لی گیا اسی مثال کو لا کر خداوندیسیوع نے اپنے شاگردوں کو خبردار کیا اور فرمایا ”پس جا گئے رہو کیونکہ جس گھڑی تمھیں معلوم نہ ہو تھا را خداوند آؤ گیا۔“ متی ۲۳: ۳۴ -

اس امیرآدمی کی تمثیل صنایت ہوئے ”جودور ملک میں گیا تاکہ اپنے لئے بادشاہت حاصل کر کے واپس آوے۔“ خداوندیسیوع نے پیشتر سے بتلادیا کہ اُسکے آنے سے پیشتر لوگوں کا اُسکی اور اُسکی انجلیں کی طرف کیسا میلان ہو گا کہ اُنکا حال اُنھیں باشندوں کا سا ہو گا جنہوں نے اپنے مالک کو پیغام کہلا بھیجا کہ ہم نہیں چاہتے کہ یہ شخص یہ پرحاکم ہو۔ لوقا ۱۹: ۲۷-۲۸ - کیا ان گذری صدیوں میں اور آج کے دن دنیا نے خداوندیسیوع کے ساتھ ہو ایسا ہی سلوک نہیں کیا۔ کیا

آج ہندوستان کے تعلیم یافتہ لوگ اور کل مسلمان قومیں ایسا ہی  
نہیں کر رہی ہیں؟ بلکہ ہم یہ پوچھتے ہیں کیا یورپ کی قوموں نے  
سچ کو اپنا شہنشاہ قبول کر کے اُسکے پالوں پر اپنے تابوں کو ٹوکرایا  
ہے؟ اس میں تو کوئی کلام نہیں کہ جمال دیکھ کر سچ کے شکار ہوں  
کے وہ غم سمجھ رہا تھے میں پر تو بھی یہ عالم دیکھ کر اُنکا ایمان ہرگز  
نہیں لڑ کھو داتا بلکہ اُنھیں انجلی کی سہماں کا ایک اور ثبوت اسی  
افسوں ناک حالت میں نظر آتا ہے۔

انجلی کی پیشگوئیاں اسی ہیں کہ جب جب اُنکی صداقت  
کو ہم ستر پر کھنڈا چلا جائیں تو اُنھیں سچ ہی پایا۔ لیں ہمیں تو بھروسہ  
ہوتا ہے کہ جب سب قوموں میں انجلی کے سناۓ چاند کے متعلق  
مذکورہ بالا پیشگوئی پوچھی ہوگی تو لڑائی کال وجا اور پر کاری کالی  
 موجودہ زمانہ جاتار چیز کا اور نہ اوندھیسونع بڑی قدرت اور پڑستے  
چلائ کے ساتھ نلا ہو گا۔ اُسکی آمد کا نشان اب ہم الجراہ پیشگوئی  
دیکھتے ہیں سو بڑی امید کے ساتھ ہم اپنے سروں کو اوپر اکھاتے  
ہیں۔ اُسکی آمد کو مبارکہ امید کو اگیا ہے۔ طبیعت ۲: ۳۳۷  
دنیا سے چاتے ہوئے ہمارے خداوند کے آخری العاظم برکت کے  
الظاظ سچے اور جب وہ آئیگا تو وہ اپنوں کے سلسلہ ہو سید قویوں میں

پائیجے جاتے ہیں برکت ہی لیکر آئیں گا۔

پروردہ جو اس سے رکرستے ہیں اور اُسکی مُہ فضل پاؤں کو حسرت  
پائیں ہیں سمجھ کر ٹالدیتے ہیں اور ان کو تمثیر میں اڑلاتے ہیں اُسیوں  
کے لئے خداوند کا آنا غرض کے دن کا آنا ہو گا۔

”خدا کا کلام صفائی سے بار بار یہ سکھا تاہم کہ وہ جو بعض  
انجیل کے تابع ہونے سے انکار کرتے ہیں اور خداوندیسوع کو نہ پیار  
کرتے نہ اُسکے تابعدار بنتے ہیں وہ مسیح کی چھپلی آمد کے دن بیقیاں  
تفہمان اٹھائیں گے۔ ہم سب اس سے واثق ہیں کہ گناہ اس س  
دُنیا ہی میں اپنے ہمراہ کیسے کیسے بد نتیجے لا جائے جو بھور تھرا کے  
ہمیں پھیلتے پڑتے ہیں ہم باختہ ملتے بے فائدہ۔ غم کرنے شر مندگی  
پائتے اور خوفزدہ ہوتے ہیں۔ یہ سب اس آئندے دن کی خفیہ کی بیش رو  
طامتیں ہیں۔ جو اس وقت اُن ہلکے ہلکے بادلوں کی مانند دکھائی دیتی  
ہیں جو آسمان پر وقت بوقت نظر آتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد وہ  
ہلکے بادل اپر سیاہ بن کر ہمارے سروں پر جھومنے لگتے ہیں۔

انجیل یہ صاف کہتی ہے کہ خدا کا قہر ہمیں ہی پر رہتا ہے اور یہ کہ  
خداوندیسوع اسی مقصد سے آیا کہ انسان کو گناہ کی سزا اور غلامی  
کے چھٹکارا دے۔ وہ اس سبب سے دُنیا میں آیا کہ ہمیں پھر خدا کے

پاس پہنچا دے۔ خدا نے اس جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنے پیارے بیٹے خداوند مسیح کو بھیج دیا تاکہ وہ دُنیا بھر کے لئے سمجھی ہو۔ اُس نے اپنے شاگردوں کو تمام دُنیا میں بھیجا کہ وہ سب قوموں میں اس انجیل کی منتادی کریں۔

ذعاکے ساتھ اسلامی انجیل کو پڑھئے۔ خاموشی کے ساتھ اُپر غور کیجئے روح القدس کی دھمکی اور دینی ہوٹی آواز کو اسے پڑھتے ہوئے سنئے اور اگر اس طرح آپ پڑھیں دعا مانگیں اور سوچیں تو انجیل کی بالتوں کے سبب آپ کے دل میں مسیح پر ایمان پیدا ہو گا۔ خدا کے لئے نئی محبت شروع ہو گی آپ کو گناہ سے نفرت ہونے لگے گی اور آپ کو خدا سے دعا کر کے نئی طاقت و تاریخی حاصل ہو گی۔ اور یہ بھی نتیجہ ہو گا کہ آپ کو روز بروز گناہ پر زیادہ اور زیادہ فتح ملتی جائیگی۔ اگر کبھی آپ شکست بھی کھا جائیں تو آپ کے لمبیں زیادہ اور زیادہ افسوس اور توبہ پیدا ہو گی۔ آپ کو اپنی ضمیر میں آرام ملیگا دوسروں کو معاف کرنے کی طبیعت آپ کو ملیگی۔ آپ اپنے ساتھی الشالوں کو پیار کرنے لگنے کے درستے آپ چھوٹ جائیں گے۔ اور آپ کو یقینیں ویکھو سہ حاصل ہو گا کہ اگر خداوند مسیح کے پھر جلال کے ساتھ آئے تو وہ مجھے وہ چکھہ دیگا جسے اُس نے پیشتر میری آنکھیں بند ہو جائیں تو وہ مجھے وہ چکھہ دیگا جسے اُس نے

میرے لئے تیار کی ہے اور اگر اسکے آنے پر آپ زندہ ہوں تو نجات یافتہ اور کل زماں کے سب اک مرحوموں کے ساتھ آپ اُسکی جلالی صورت میں پہل جائیں گے اور اب دل آباد ایک نئی سر زمین میں اُسکی ستائیش اور خدمت کریں گے اور اسکے ساتھ بادشاہی بھی کریں گے۔

”بادشاہت کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہو گئی تھا کہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو اور اس وقت خاتمه ہو گا۔“ متنی ۲۳:۲۳  
”آسمان اور زمین ٹھیک ہیں لیکن میری یاتیں ہرگز نہ ٹھیک ہیں“ متنی ۲۴:۲۴

— ۰ —

تاریخ انڈ یا کر سچیں ٹرکیب میں اینڈ پک سوسائٹی ال آباد نے شائع کیا

“MILTON STEWART EVANGELISTIC FUNDS”

Second Edition ]

1920

[3 Pts.

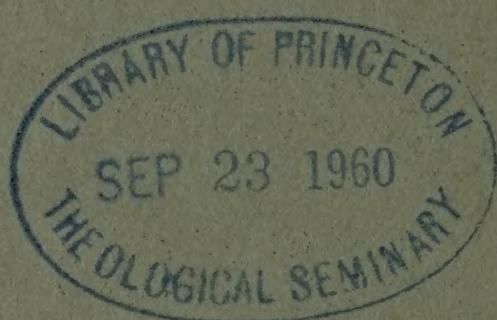
The following pamphlets may be had for free distribution from 'The Milton Stewart Evangelistic Funds' by application to Rev. J. J. Lucas, Allahabad :—

- (1) *Answer to the Question of Questions, who is Jesus of Nazareth?* (English and Urdu.)
- (2) *How the death of Christ differs from the death of Prophets, Patriots and Martyrs?* (English, Urdu and Hindi.)
- (3) *Pundita Ramabai : A Wonderful Life.*  
(English and Urdu.)
- (4) *The Resurrection of the Lord Jesus Christ from the dead.* (Hindi.)
- (5) *The Lord Jesus Christ is coming Again.*  
(Hindi.)
- (6) *A Wonderful Prophecy.* English, Urdu and Hindi.)

میلتون سٹوارٹ  
ایوانیستیک فنڈز



the following subjects may be used for the  
various parts of the program. Consideration  
should be given to the following factors:  
1. The subject should be of interest to  
the students.  
2. The subject should be of interest to the parents.  
3. The subject should be of interest to the community.  
4. The subject should be of interest to the teacher.  
5. The subject should be of interest to the principal.  
6. The subject should be of interest to the superintendent.  
7. The subject should be of interest to the Board of Education.  
8. The subject should be of interest to the Board of Health.  
9. The subject should be of interest to the Board of Parks.  
10. The subject should be of interest to the Board of Public Works.  
11. The subject should be of interest to the Board of Education.  
12. The subject should be of interest to the Board of Education.  
13. The subject should be of interest to the Board of Education.  
14. The subject should be of interest to the Board of Education.  
15. The subject should be of interest to the Board of Education.  
16. The subject should be of interest to the Board of Education.  
17. The subject should be of interest to the Board of Education.  
18. The subject should be of interest to the Board of Education.  
19. The subject should be of interest to the Board of Education.  
20. The subject should be of interest to the Board of Education.



BS647  
.L933

J. J. Lucas

---

A Wonderful Prophecy

BS647  
.L933